یہودیت کے احکام عشرہ اوراسلامی تعلیمات: ایک تقابلی جائزہ

Ten commands in Judaism and Islamic teachings:A comparative Study

جانس خان[i] استراج خان[ii]

Abstract

Judaism is known as the first Semitic religion in the world recent great religions. Allah has revealed this religion through the Prophet Muses. As usual, Allah has given them many instructions and commands to follow in Torah. The most popular and important commands out of them are Ten Commands in the Judaism. The significance of the Ten Commands cannot be ignored in Musa's religion. It include some important instructions about believe, worship, and social values. Most of which have similarity with Islamic instruction but some not.

This article throws light, in short, on Ten Commands in respect of comparison with Islam.

تعارف

دنیا کے مذاہب کو بنیادی طور پر دو اقسام، الہامی اور غیر الہامی میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ غیر الہامی مذاہب مزید دو اقسام آریائی اور منگول میں منقسم ہیں۔ الہامی یا سامی مذاہب میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام شامل ہیں۔ ان تینوں میں یہودیت سب سے قدیم مذہب ہے۔ اس کے بعد عیسائیت اور اسلام یکے بعد دیگرے دنیا میں آئے ہیں۔ یہودیت اور عیسائیت دونوں مرور زمانہ کے ساتھ اپنی اصلی حالت میں نہیں رہے ہیں، بلکہ دنیا کے معمول کے مطابق تحریف کے قلم نے ان میں اضافہ اور کمی کا توشہ دان خالی نہیں چھوڑا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ[1] "یہود میں سے بعض لوگ کلمات کو ان کی جگہوں سے بگاڑ ڈالتے ہیں۔"

---

i اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ملاکنڈ، چکدرہ دیر (لوئر)

ii ایم فل سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان

بائبل میں تحریف کے حوالے سے رحمت اللہ کیرانویؒ کہتے ہیں:

تحریف کی دو قسمیں ہیں: لفظی اور معنوی، دوسری قسم کی نسبت ہمارے اور عیسائیوں کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے، کیونکہ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ احکام جو یہودیوں کے نزدیک دائمی اور ابدی ہیں ان کی تفسیر میں یہودیوں کی جانب سے تحریف معنوی کا صدور ہوا ہے[2]۔"

اس کے بعد کئی مواضع میں تحریف لفظی مع الدلائل ثابت کی ہے۔ ان کے مقابلے میں اسلام کی حفاظت کی ذمہ داری خود باری تعالیٰ نے لی ہے، چنانچہ فرمایا ہے:

اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّكرَ وَاِنَّا لَه لَحٰفِظُونَ[3] "یقیناً ہم نے نصیحت (قرآن) نازل کی ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"۔

تحریفات کے باوجود بائبل کے مطالعے سے اسلام کی حقانیت واضح ہوتی ہے۔

دین موسوی کی تعلیمات میں احکام عشرہ غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس مقالہ میں یہودیت کے احکام عشرہ پیش کیے گئے ہیں، جن میں توحید اور چند معاشرتی اور اخلاقی اصول شامل ہیں۔ ان کے ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ وہ اسلام سے موافقت یا تضاد رکھتے ہیں۔ اس مختصر مقالہ کے مطالعہ سے احکام عشرہ کے جاننے کے ساتھ یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ یہودی کس حد تک اپنے دین پر عمل پیرا ہیں۔

احکام عشرہ

1. **میرے آگے تم اور معبودوں کا نہ مانو**[4]

یہودیت کے احکام عشرہ میں جس حکم کی سب سے پہلے تاکید کی گئی ہے وہ وہی حکم ہے جس کو اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں بھی سب سے پہلے رکن کی حیثیت حاصل ہے، جو کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار ہے۔ قرآن کریم کی کئی آیات اور بے شمار احادیث سے یہ حکم ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ الوہیت اور عبادت کی قابل ذات صرف وہی ہے۔ اس پر چند آیات اور احادیث ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ "اور (لوگو) تمہارا معبود خدائے واحد ہے اس بڑے مہربان (اور) رحم والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں[5]۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے:

الم ، اللَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ "الم خدا (جو معبود برحق ہے) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زندہ ہمیشہ رہنے والا[6]۔"

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ وَالْمَلاَئِكَةُ وَأُوْلُواْ الْعِلْمِ قَآئِمَاً بِالْقِسْطِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

"خدا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی (گواہی دیتے ہیں کہ) اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں[7]۔"

اسی طرح ایک اور ارشاد ہے:

اللَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ لَهُ الأَسْمَاءُ الْحُسْنَى "(وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کے (سب) نام اچھے ہیں[8]۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ،وَيْلَكُمْ اتَّقُوا اللَّهَ،فَوَاللَّهِ الَّذِى لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّى رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا ، وَأَنِّى جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَأَسْلِمُوا [9]."اے قبیلہ یہود! تم ہلاک ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ کا ڈر اختیار کرو۔ قسم ہے اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہوں اور میں تمہارے پاس حق لایا ہوں، پس اسلام قبول کر لو۔"

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نُصَلِّى خَلْفَ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليهِ وسلَّم،فَنَقُولُ :السَّلاَمُ عَلَى اللَّهِ،فَقَالَ النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليهِ وسلَّم:إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلاَمُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ،السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ،السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ،أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُه[10].

"عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے: اللہ پر سلام ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ ہی (کی صفت) سلام ہے۔(السَّلاَمُ عَلَى اللَّهِ) کی بجائے یہ پڑھا کرو:التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُه."

عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى اللّٰه عليهِ وسلَّم: مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ أَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ مِنْ أَيِّ

أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ[11]." عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں بلکہ وہ واحد لاشریک ہے، محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں، اس کی بندی کا بیٹا ہے، اللہ کا کلمہ ہے جسے اللہ نے مریم علیہا السلام کو عطا فرمایا اور اللہ کی روح ہے اور جنت اور دوزخ حق ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے آٹھ دروازوں میں جس سے وہ چاہے داخل کر دے گا۔"

2. **تم اپنے لیے کوئی مورت نہ بنانا جو اوپر آسمان میں کی یا زمین پر کی یا پانی کے اندر کی کسی چیز سے مشابہ ہو[12]۔**

بتوں، مورتیوں، سورج، چاند اور ستاروں وغیرہ کی عبادت تمام ادیان الٰہیہ میں ممنوع رہی ہے، اگرچہ قبل از اسلام تمام ادیان اپنے اصلی حالت میں محفوظ نہیں رہے ہیں بلکہ ادیان سابقہ کے متبعین نے اپنے دین کے اصلی تعلیمات میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ اس کے باوجود بائبل کا یہ حکم اس بات پر زندہ دلیل ہے کہ کائنات میں سے کسی بھی چیز کی عبادت کرنا اسلام کی طرح ادیان سابقہ میں بھی حرام اور ممنوع رہا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث طیبہ میں بھی اس حکم پر کھلی اور صریح تاکیدات آئی ہیں۔ ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

وَقَالُوا لا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلا سُوَاعًا وَلا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَلا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلاَّ ضَلالاً مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَنصَارًا

"اور کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو کبھی ترک نہ کرنا۔ (پروردگار) انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے تو تو ان کو اور گمراہ کر دے۔ (آخر) وہ اپنے گناہوں کے سبب ہی غرقاب کر دیے گئے پھر آگ میں ڈال دیے گئے۔ تو انہوں نے خدا کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہ پایا[13]۔"

أَفَرَأَيْتُمُ اللاَّتَ وَالْعُزَّى وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الأُخْرَى أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الأُنثَى تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَى إِنْ هِيَ إِلاَّ أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ إِن يَتَّبِعُونَ إِلاَّ الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الأَنفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَى

"بھلا تم لوگوں نے لات اور عزیٰ کو دیکھا۔ اور تیسرے منات کو (کہ یہ بت کہیں خدا ہو سکتے ہیں)۔ (مشرکو!) کیا تمہارے لیے تو بیٹے اور خدا کیلئے بیٹیاں۔ یہ تقسیم تو بہت بے انصافی کی ہے۔ وہ تو صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لیے ہیں خدا نے تو ان کی

کوئی سند نازل نہیں کی۔ یہ لوگ محض ظن (فاسد) اور خواہشات نفس کے پیچھے چل رہے ہیں حالانکہ ان کے پروردگار کی طرف سے انکے پاس ہدایت آچکی ہے[14]۔"

نبی کریم ﷺ نے غیر اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ مورتیوں پر قسم کھانے سے بھی منع فرمایا ہے، چنانچہ آپ ﷺ سے منقول ہے:

مَنْ حَلَفَ،فَقَالَ فِي حَلِفِهِ:وَاللاَّتِ وَالْعُزَّى،فَلْيَقُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ،وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ:تَعَالَ أُقَامِرْكَ ، فَلْيَتَصَدَّقْ[15].

"جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں لات اور عزی پر قسم اٹھایی تو"لا اله الا الله" پڑھے اور جس نے اپنے دوست کو پکار کر کہا کہ آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلتا ہوں تو صدقہ ادا کرے۔"

عن مصعب بن سعد عن أبيه قال كنا نذكرُ بعضَ الأمر وأنا حديثُ عهدٍ بالجاهليَّة، فحلفتُ باللاَّت والعزَّى، فقال لي أصحاب رسول اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عليهِ و سلَّم : بيس ما قلتَ، اِيت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليهِ و سلَّم فأخبره فإنا لا نراك إلا قد كفرتَ فأتيتهُ فأخبرته، فقال لي: قُل لا إلٰه إلا اللّٰهُ وحده لا شريكَ له ثلاثَ مراتٍ وتعوَّذ باللّٰهِ مِن الشَّيطانِ ثلاث مراتٍ واتفُل عن يسارِك ثلاثَ مراتٍ ولا تعد له[16].

"مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے اسلام قبول کرنے کے ابتدایی دنوں میں ہم کسی معاملہ کے بارے میں بات کر رہے تھے کہ میں نے لات اور عزی کی قسم کھائی۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے مجھ سے کہا کہ تونے بہت بری بات کی۔ رسول اللہ ﷺ کو جا کر خبر دیدو کیونکہ ہمارے خیال میں تو نے کفر کیا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو خبر دیدی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تین مرتبہ "لا اله الا اللّٰهُ وحده لاشريكَ له" پڑھو، شیطان سے تین مرتبہ اللہ کی پناہ مانگو، تین مرتبہ بائیں طرف تھوک دو اور آئندہ ایسا مت کرنا (یعنی لات اور عزی کی قسم مت کھانا)۔"

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى اللَّهُ عليهِ وسلَّم صَلاَةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ السَّمَاءِ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ،فَقَالَ : هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟، قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ : قَالَ :أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِى مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ،فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ[17].

" زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں رات کی بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھادی۔ جب سلام پھیر دیا تو لوگوں کی طرف

متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ نے فرمایا کہ میرے بندوں میں بعض مجھ پر ایمان لانے والے اور بعض کفر کرنے والے بن گیے۔ (پھر اس کی تفصیل یوں فرمائی کہ) جس نے کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت سے بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور ستاروں کو نہیں مانتے لیکن جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم پر فلاں فلاں (ستارے کی) وجہ سے بارش ہوئی تو وہ مجھ سے انکار کرتے ہیں اور ستاروں پر یقین رکھتے ہیں۔"

3. **تم ان کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ ان کی عبادت کرنا کیونکہ میں، خداوند تمہارا خدا، غیور خدا ہوں اور جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں میں ان کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پشت تک ان کے باپ داد کے گناہ کی سزا دیتا ہوں[18]۔ لیکن جو مجھ سے محبت کرتے ہیں اور میرے احکام کو مانتے ہیں، میں ان کی ہزارویں پشت تک محبت کا اظہار کرتا ہوں[19]۔**

غیر اللہ کے سوا کسی کے آگے سجدہ کرنا بالکل اسی طرح اسلام میں حرام اور ممنوع ہے جس طرح کہ یہودیت میں دیے گئے اس حکم سے معلوم ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو صرف اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور احادیث میں بھی غیر اللہ کو سجدہ کرنے سے منع آیا ہے۔ ذیل کے آیات اور احادیث اس پر دال ہیں:

فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا "تو خدا کے آگے سجدہ کرو اور (اسی کی) عبادت کرو[20]۔"

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ رَسُولُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- فَقُلْتُ إِنِّى أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ. قَالَ « أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِى أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ ». قَالَ قُلْتُ لاَ. قَالَ « فَلاَ تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لأَحَدٍ لأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ [21].

" قیس بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں حیرہ چلا گیا۔ میں نے ان لوگوں کو اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا اللہ کے رسول سجدہ کے زیادہ حقدار ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں حیرہ گیا تھا۔ میں نے ان کو اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بتادو اگر تو میری قبر پر گزرے تو کیا تو اسے سجدہ کرے گا۔ میں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایسا مت کرو۔ اگر میں کسی کو کسی کے سامنے سجدہ کرنا کا حکم دیتا تو میں

ضرور عورتوں کو اس حق کی وجہ سے حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کیا کریں جو اللہ تعالیٰ نے ان پر مردوں کے لیے رکھا ہے۔"

4. **تم خداوند اپنے خدا کا بے جا استعمال نہ کرنا کیونکہ خداوند اپنے نام کا بے جا استعمال کرنے والوں کو بے گناہ نہ ٹھہرائے گا[22]۔**

یہودیت میں اپنے رب اور خدا کا نام لینا ممنوع ہے جس پر یہی مذکورہ حکم دلالت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہودی اپنے خدا کے بارے میں کافی اختلاف رکھتے ہیں کہ اس کا نام کیا ہے۔ اس کے بارے میں چوہدری غلام رسول چیمہ کا اقتباس نقل کرنا زیادہ مناسب ہے، چنانچہ یہوداہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہوداہ کے تلفظ کے بارے میں اختلاف ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہود کو خدا کا خاص نام لینے کی اجازت نہ تھی، کیونکہ وہ اس میں خدا کی ہتک اور بے عزتی سمجھتے تھے۔ جو شخص اس کا نام لیتا تھا اس کو سنگسار کر دیا جاتا تھا۔ سال میں ایک مقدس دن میں سب سے مقدس انسان سب سے پاک جگہ کے اندر ایک دفعہ اس کا نام لیتا تھا، دوسرے سب لوگ خاموشی سے سنتے تھے۔ یہود عدم تلاوت کی وجہ سے اس کا تلفظ بھول گئے۔ اب اس تلفظ کے بارے میں شدید اختلاف ہے: یَهودَہ، یَهَو، یَهو، یَهَوَ۔ انسائیکلوپیڈیا ببلیکا میں اس کا صحیح تلفظ یَهوِ بتایا ہے[23]۔"

اس کے مقابلے میں دین اسلام میں اپنے خدا کا نام لینا جائز بلکہ اجر وثواب کا باعث ہے۔ دین اسلام نے اللہ تعالیٰ کے نہ صرف ذاتی بلکہ صفاتی ناموں کو بھی یاد کرنے کی ترغیب دی ہے اور اس کے بدلے میں اجر وثواب کا اعلان کیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ "(اے محمد) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (عالم کو) پیدا کیا[24]۔"

وَلِلَّهِ الأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُواْ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَآئِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ

"اور خدا کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارا کرو اور جو لوگ اس کے ناموں میں کجی (اختیار) کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پائیں گے[25]۔"

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ "تو تم اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کرو[26]۔"

قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَلاَتَجْهَر بِصَلاَتِکَ وَلاَتُخَافِت بِهَا وَابتَغِ بَينَ ذٰلِکَ سَبِيلاً"

کہہ دو کہ تم (خدا کو) اللہ (کے نام سے) پکارو یا رحمن (کے نام سے) جس نام سے پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں اور نماز نہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ آہستہ بلکہ اس کے بیچ کا طریقہ اختیار کرو[27]۔"

حافظ ابن کثیرؒ اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

أي:لافرقَ بينَ دعائِكُم له باسمِ "اللّٰه" أو باسمِ " الرَّحمٰن "، فإنه ذُو الأسماءِ الحُسنٰى[28].

"یعنی تمہارے اللہ تعالیٰ کو "اللہ" اور "رحمن" دونوں اسماء سے پکارنے میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ وہی اچھے ناموں کامالک ہے۔"

عن أبي هريرة رضي اللّٰهُ عنه، قال: قال رسول اللّٰهِ صلى اللّٰهُ علَيهِ وسلَّم: إن للّٰهِ تسعًا وَّتسعين اِسمًا، مايةٌ إلا واحدًا، مَن أحصاها دخلَ الجنَّة، وهو وِتر يحبُّ الوترَ[29].

"ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ پورے سو مگر ایک کم۔ جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔(ننانوے ناموں کی حکمت یہ فرمائی کہ) اللہ تعالیٰ طاق ہیں اور طاق کو پسند کرتا ہے۔"

عبد اللّٰه بن مسعودٍ رضي اللّٰهُ عنه، عن رسول اللّٰه صلى اللّٰهُ عليهِ وسلَّم أنه قال: ما أصابَ أحدًا قط همٌّ ولا حزنٌ فقال: اَللّٰهُم إنِّي عبدُك، ابن عبدِك، ابنُ أمتِك، ناصيتِي بيدِك، ماضٍ فِيَّ حكمُك، عدلٌ فِيَّ قضاؤُك، أسألُك بكلِّ اسمٍ هو لكَ سمَّيت به نفسَك، أو أعلمتَه أحدًا مِّن خلقِك، أو أنزلتَه فِي كتابِك، أوِ استأثرتَ به فِي علمِ الغَيبِ عندَك، أن تجعلَ القُرآن ربيعَ قلبِي، ونورَ صدرِي، وجلاءَ حزنِي، وذهابَ همِّي، إلا أذهبَ اللّٰه همَّه وحزنه وأبدله مكانه فرحًا، فقيل: يا رسول اللّٰه، أفلا نتعلمها؟ فقال: بلٰى، ينبغِي لكلِّ مَن سمِعها أن يَّتعلَّمها[30].

" عبد اللہ بن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کو بھی کوئی مصیبت یا پریشانی پہنچ گئی اور اس نے (دعا مانگ کر) کہا: یا اللہ! یقیناً میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے، میرے بارے میں تیرا ہی حکم چلتا ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ انصاف کا ہے۔ میں تجھ سے ہر اس نام کے واسطے سے (دعا) مانگتا ہوں جو تونے اپنے لیے رکھا ہے اور (ہر اس نام کے واسطے سے) جو تونے مخلوق میں سے کسی کے علم میں لایا ہے اور (ہر اس نام کے واسطے سے) جو تو

نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے اور (ہر اس نام کے واسطے سے) جو تو نے علم غیب میں (پوشیدہ رکھ کر) اپنے آپ تک محدود رکھا ہے (ان کے واسطے سے میں مانگتا ہوں) کہ تو قرآن کو میرے دل کیلئے بہار، میرے سینے کے لیے روشنی، میری پریشانی کے لیے صفائی اور میرے غم کے لیے دور ہونے کا ذریعہ بنادے۔ (کوئی بھی یہ دعا نہیں مانگتا) مگر اللہ تعالیٰ اس کے غم اور پریشانی کو دور فرماتا ہے اور اس کی جگہ اسے خوشی نصیب فرماتا ہے۔ کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا اسے ہم سیکھ سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، ہر سننے والے کے لیے اس کو سیکھنا چاہیے۔"

احادیث مبارکہ نے اللہ تعالیٰ کے نام لینے کو برکت کا سبب بتایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین اسلام میں ہر بھلا کام کے شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صلى اللّٰهُ عليهِ وسلَّم ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صلى اللّٰهُ عليهِ وسلَّم: يَا غُلَامُ! سَمِّ اللَّهَ ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ ، فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ[31].

"وہب بن کیسان نے عمر بن ابی سلمہؓ سے بولتے ہوئے سنا کہ میں لڑکپن میں رسول اللہ ﷺ کے گود میں تھا۔ (کھانے کے دوران) میرا ہاتھ سارے قصعہ میں چکر کاٹتا رہا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور جو تمہارے سامنے ہے وہی کھاؤ۔ اس کے بعد ہمیشہ کے لیے میرے کھانے کا طریقہ یہی رہا۔"

5. **تم سبت کے دن کو پاک رکھ کر اس کے پابند رہنا[32] چھ دن تک محنت کر کے تم اپنا سارا کام کاج کرنا[33]۔ لیکن ساتواں دن خداوند تمہارے خدا کا سبت ہے۔ اس دن تم کوئی کام نہ کرنا۔ نہ تم، نہ تمہارا بیٹا یا بیٹی، نہ تمہارا خادم یا خادمہ، نہ تمہارا بیل، نہ تمہارا گدھا اور نہ تمہارا کوئی جانور اور نہ کوئی مسافر جو تمہارے پھاٹکوں کے اندر ہو تاکہ تمہارے خادم اور خادمائیں تمہاری طرح آرام کریں[34]۔ یاد رکھو کہ تم مصر میں غلام تھے اور خداوند تمہارا خدا وہاں سے تمہیں اپنے قوی ہاتھ سے اور اپنے بازو بڑھا کر نکال لایا۔ اس لیے خداوند تمہارے خدا نے تمہیں سبت کا دن ماننے کا حکم دیا ہے[35]۔**

یہودیت میں ہفتے کے دن کو عبادت کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ اس دن کوئی بھی یہودی مرد اور عورت کسی دنیاوی کام میں مصروف نہیں رہتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے اس کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ اس

کی بجائے دین اسلام میں جمعہ کے دن کو وہی برکت اور معیار حاصل ہے جو کہ یہودیت میں ہفتے کے دن کو حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی پیدائش سے یوم جمعہ کو فضیلت دی ہے لیکن یہودی اور عیسائی اس انتخاب میں تسامح کا شکار ہوئے اور یوم جمعہ کی بجائے یہودیوں نے ہفتہ اور عیسائیوں نے اتوار کو منتخب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدی کی صحیح راہنمائی فرماکر ان کو یوم جمعہ کے انتخاب کی توفیق دیدی۔ اس بات کی گواہی نبی کریم ﷺ نے ان الفاظ میں دی ہے:

أَضَلَّ اللَّهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا، فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمُ الأَحَدِ ،فَجَاءَ اللَّهُ بِنَا فَهَدَانَا اللَّهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَحْنُ الآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ،الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلاَئِقِ[36].

"اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ (منتخب کرنے) کی ہدایت نہیں کی، پس یہود کے لیے ہفتہ کا جب کہ نصاری کے لیے اتوار کا (دن عبادت کے لیے مختص) تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں لایا اور ہمیں جمعہ (کے صحیح انتخاب) کی ہدایت فرمائی۔ پس اللہ تعالیٰ نے جمعہ پھر ہفتہ اور پھر اتوار کا دن رکھا۔ اسی طرح قیامت کے دن بھی وہ ہمارے تابع ہوں گے۔ ہم دنیا والوں کے آخر میں ہیں لیکن قیامت کے دن پہلے ہوں گے، جن کے لیے تمام مخلوق سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا۔"

6. اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا جیسا کہ خداوند تمہارے خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تمہاری عمر دراز ہو اور جو ملک خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے اس میں تمہارا بھلا ہو[37]۔

توحید اور عبادت کے بعد توریت میں یہودیوں کو بعض اخلاقی اقدار کا حکم کیا گیا ہے جن میں سب سے پہلے والدین کے متعلق رویہ کی درستگی کی تاکید کی گئی ہے۔ والدین کی عزت واحترام ایک ایسا امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر سیدنا محمد ﷺ نے اس کی بار بار تاکید کی ہے۔ کسی بھی مسلمان نے والدین کی عزت اور خدمت کی افادیت مخفی نہیں ہے۔ علماء اسلام نے اس ایک امر پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ والدین کی عزت واحترام کے بارے میں ذیل میں صرف دو آیات اور دو احادیث پیش کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے:

وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيمًا، وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

"اور تمہارے پروردگا نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے روہ۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو

ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا اور عجز و نیاز س ان کے آگے جھکے رہو اور انکے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما[38]۔"

آپ ﷺ فرماتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْكَبَائِرُ؟، قَالَ : الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ،قَالَ :ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، قَالَ :ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ :الْيَمِينُ الْغَمُوسُ ، قُلْتُ: وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ، قَالَ:الَّذِى يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ [39].

"عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے خدمت میں ایک بدو حاضر ہوا اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! بڑے گناہ کون سے ہیں؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ اس نے کہا پھر کیا؟، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر والدین کی نافرمانی۔ اس نے کہا پھر کیا؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یمین (قسم) غموس۔ میں نے کہا: یمین غموس سے کیا مراد ہے؟، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (قسم) جو کسی مسلمان کا مال حاصل کرے جب کہ مسلمان اس میں جھوٹا ہو۔"

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلَّم: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ :الصَّلاَةُ لِوَقْتِهَا، قَالَ: قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ :بِرُّ الْوَالِدَيْنِ ، قَالَ: قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ :الْجِهَادُ فِى سَبِيلِ اللَّهِ [40].

" عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کون سا عمل سب سے زیادہ بہتر ہے؟، آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے کہا: پھر کون سا؟، آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک۔ فرماتے ہیں کہ میں نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا؟، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔"

7. **تم خون نہ کرنا** [41]

یہودیت سے زیادہ دین اسلام میں قتل کرنے اور خون بہانے کو سختی سے منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کی بلاوجہ جائزہ خون بہانے کو ساری انسانیت کے خون بہانے کے مشابہ کہا ہے، چنانچہ فرمایا ہے:

مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا.

"اس (قتل) کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا (یعنی) بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ کیا جائے یا ملک مین خرابی کرنے کی سزا دی جائے اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا۔ اور جو اس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگانی کا باعث ہوا[42]۔"

وَلا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَاناً فَلا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُوراً[43]

"اور جس شخص (کے قتل کرنے کو) اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے اس کو قتل مت کر وہاں مگر حق پر اور جو شخص ناحق قتل کیا جایے تو ہم نے اس کے وارث کو اختیار دیا ہے سو اس کو قتل کے بارے میں حد سے تجاوز نہ کرنا چاہیے، وہ شخص مدد کے قابل ہے[44]۔"

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی قتل سے سختی سے منع فرمایا ہے، چنانچہ ذیل کی حدیث اس پر دال ہے:

عن عبدِ اللّٰهِ بنِ مسعودٍ رضی اللّٰه عنه قالَ: قالَ رسولُ اللّٰهِ: لايحِلُّ دمُ امرئٍ مسلمٍ يشهدُ أن لااله اِلَّا اللّٰهُ وأنّي رسولُ اللّٰهِ اِلَّا باِحدٰى ثلاثٍ: النَّفسُ بالنَّفسِ، والثيبُ الزّانی، والمارِقُ مِن الدينِ التارِكُ لِلجَماعةِ[45].

"عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی ایسے مسلمان (مرد وزن) کا قتل جایز نہیں ہے جو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے مگر تین وجوہات میں کسی ایک کی وجہ سے: جان بدلے جان کے، شادی شدہ جو زنا کرے اور اپنے دین سے جدا ہو کر (مسلمانوں کی) جماعت کو چھوڑنے والا۔"

8. تم زنا نہ کرنا[46]

زنا بدترین عمل ہے۔ اگرچہ ادیان سابقہ تحریف سے محفوظ نہیں رہی ہیں لیکن زنا تمام ادیان سابقہ میں ممنوع قرار دی گئی ہے۔ دین اسلام نے بھی زنا سے دور رہنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے اور جو لوگ اس عمل بد سے باز نہیں آتے ان کے لیے سخت اور کڑی سزائیں مقرر کی ہیں۔ زنا کی قباحت کے بارے میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلاَ تَقْرَبُواْ الزِّنَى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلاً "اور زنا کے پاس بھی نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے[47]۔"

9. تم چوری نہ کرنا[48]

چوری ایک معاشرتی قباحت ہے۔ چوری کی قباحت دین الٰہی کا محتاج نہیں ہے بلکہ دنیا میں جو لوگ معمولی سی عقلیت کے حامل ہیں وہ اس کی قباحت پر متفق ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسا عمل ہر دین الٰہی میں ممنوع ہونے کا مستحق ہے، کیونکہ کوئی بھی دین الٰہی اس عظیم رب کی طرف سے نازل ہے جو کہ حکمت اور دانشمندی میں بے مثال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین اسلام میں چور کے لیے ہاتھ کاٹنے کی سزا کا اعلان کیا گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓاْ أَيْدِيَهُمَا جَزَآءَۢ بِمَا كَسَبَا نَكَٰلاً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

"اور جو چوری کرے مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ ان کے فعلون کی سزا اور خدا کی طرف سے عبرت ہے۔ اور خدا زبردست (اور) صاحب حکمت ہے[49]۔"

مذکورہ تینوں احکام میں معاشرتی اقدار پر روشنی ڈالی گئی ہے جو کہ مکمل طور پر اسلام کے موافق ہیں۔

10. تم اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا[50]۔ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ تم اپنے پڑوسی کے مکان یا زمین، اس کے خادم یا خادمہ، اس کے بیل یا گدھے یا اپنے پڑوسی کی کسی چیز کا خواہاں ہونا[51]۔

احکام عشرہ کا آخری حکم معاشرتی اور اخلاقی دونوں اقدار سے متعلق ہے اور کسی بھی معاشرے کی بہبود اور خوشحالی کے لیے کامیاب ترین اکسیر ہے۔ اس حکم کے وجود کے بغیر کوئی معاشرہ خوشی حاصل نہیں کر سکتا۔

دین اسلام نے ویسے تو تمام انسانوں کے حقوق بیان کیے ہیں جسے علم الاخلاق کے نام سے جانا جاتا ہے لیکن ان میں خصوصی طور پر ان لوگوں کے حقوق پر زیادہ زور دیا ہے جن کے ساتھ انسان کا واسطہ زیادہ رہتا ہے۔ ایسے لوگوں میں پڑوسی بھی داخل ہے۔ پڑوسی کے حقوق کے بارے میں جتنی تاکید کی گئی ہے اس کا اندازہ اس حدیث سے کیا جاسکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ[52].

" عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے سنا کہ جبرئیل مجھے پڑوسی کے (حقوق کے) بارے میں مسلسل وصیت کرتا رہا، یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے میراث میں شریک کردے گا۔"

پڑوسی کو اپنی طرف سے مصیبت اور پریشانی سے محفوظ رکھنے کی تاکید میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لاَ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ[53]."جس کی مصیبتوں سے پڑوسی محفوظ نہ ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔"

نتائج

یہودیت کے احکام عشرہ کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ ان احکام میں صرف ایک حکم اسلام کے مخالف ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کا نام لینا ہے۔ یہودی اپنے رب کے نام ذکر کرنے کو اہانت رب سمجھتے ہیں جب کہ اسلام میں اسے قابل اجر وثواب جانا گیا ہے جیسا کہ اوپر معلوم ہوا۔ ممکن ہے کہ یہی حکم اصل میں ایسا تھا یا یہودیوں نے تحریف کر کے اس کو تبدیل کر دیا ہو۔ چونکہ اس بارے میں ہمارے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے، لہٰذا اس کے متعلق خاموشی ہی کو ترجیح دی جائے گی۔ باقی احکام میں سے ایک حکم ایسا ہے جو کہ اسلام کے موافق تو نہیں ہے لیکن مخالف بھی نہیں ہے اور وہ جمعہ کی بجائے ہفتہ کو ترجیح دینا ہے۔ یہ حکم یہودیت میں اصلی ہے اور خود نبی کریم ﷺ کی تصریح سے بھی ثابت ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔ ان دو احکامات کے علاوہ باقی تمام احکامات اسلام کے موافق ہیں۔ ان آٹھ احکامات کے متعلق یہودیت اور اسلام دونوں نے کوئی فرق وامتیاز کو ملحوظ نہیں رکھا ہے۔ اس سے یہودیت کے ان دعووں پر سنگین ضرب پڑتی ہے کہ اسلام ایک الہامی مذہب نہیں ہے، کیونکہ اگر اسلام الہامی مذہب نہ ہوتا تو ہرگز ایک نبی امی ﷺ کی زبان پر یہودیت سے بھی زیادہ واضح اور ٹھیک احکامات نازل نہ ہوتے۔

حواشی وحوالہ جات

1 سورۃ النساء۴: ۴۴

2 مولانا رحمت اللہ کیرانوی، بائبل سے قرآن تک ترجمہ اظہار الحق ۲: ۱۳، مکتبہ دار العلوم کراچی، (س۔ن)

3 سورۃ الحجر۱۵: ۹

4 بائبل، استثناء۵: ۷

5 فتح محمد خان جالندھری، ترجمہ قرآن (القرآن الکریم)، سورۃ البقرہ۲: ۱۶۳، قدرت اللہ کمپنی، اردو بازار لاہور، پاکستان، (س۔ن)

6 ترجمہ قرآن، سورۃ آل عمران۱: ۳۔۲، صفحہ: ۹۴

7 ایضاً

8 ترجمہ قرآن، سورۃ طہ۸: ۲۰، صفحہ ۵۹۳

9 صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار(۶۳)باب: ہجرۃ النبی ﷺ واَصحابہِ اِلی المَدِینۃ(۴۵) حدیث(۳۹۱۱)، مؤسستہ الرسالہ بیروت، ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء

10 صحیح بخاری، کتاب التوحید(۹۷)باب: قول اللہِ تعالیٰ: السَّلام المؤمن(۵)حدیث ۷۳۸۱

11 صحیح مسلم، کتاب الایمان(۲)باب: من لقی اللّٰہَ بالایمان وھو غیرُ شاک فیہ دخل الجنۃ(۱۲) حدیث (۱۴۹)، دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء

12 بائبل، استثناء۵: ۸

13 ترجمہ قرآن، سورۃ نوح(۷۱):۲۵، ۲۴، ۲۳، صفحہ ۱۰۸۵

14 ترجمہ قرآن، فتح محمد خان، سورۃ النجم ۲۱:۵۳-۲۳، صفحہ ۹۹۹

15 صحیح بخاری، کتاب التفسیر (۶۵)باب: أفرأیتم اللات والعزی(۲)حدیث ۴۸۶۰

16 سنن نسائی، کتاب الایمان والنذور(۳۵)باب: الحلف باللات والعزی(۱۲)حدیث(۳۷۸۱)، دارالکتب العلمیہ بیروت، ۲۰۰۹ء

17 صحیح مسلم، کتاب الایمان(۲)باب: بیان کفر من قال مطرنا بنوء کذا(۳۴)حدیث(۲۴۰)

18 بائبل، استثناء۵: ۹

19 بائبل، استثناء۵: ۱۰

20 ترجمہ قرآن، سورۃ النجم ۵۳: ۶۳، صفحہ ۱۰۰۳

21 سنن ابی داؤد، کتاب النکاح(۱۲) باب: فی حق الرزج علی المرأۃ(۴۰) حدیث(۲۱۴۰)، دارالکتب العلمیہ بیروت، ۲۰۱۰ء

22 بائبل، استثناء۵: ۱۱

23 چودھری غلام رسول چیمہ، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ: ۳۴۲، علمی کتاب خانہ، کبیر سٹریٹ، اردو بازار لاہور، (س۔ن)

24 ترجمہ قرآن، سورۃ العلق ۹۶:۱، صفحہ ۱۱۳۳

25 ترجمہ قرآن، سورۃ الاعراف ۷:۱۸۰، صفحہ ۳۳۰

26 ترجمہ قرآن، سورۃ الواقعہ ۵۶:۷۴، صفحہ ۱۰۱۸

27 ترجمہ قرآن، سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۱۱۰، صفحہ ۵۵۶

28 ابوالفداء اسماعیل بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم دار طیبہ للنشر والتوزیع، ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء

29 صحیح بخاری، کتاب الشروط(۵۴)، باب: مایجوز من الاشتراط والثنیا فی الاقرار(۱۸)، حدیث(۲۷۳۶)

30 مسند الامام احمد بن حنبل، ابوعبداللہ احمد بن محمد ۱: ۳۹۱، عالم الکتب بیروت، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء

31 صحیح بخاری، کتاب الاطعمۃ(۷۰)، باب: التسمیۃ علی الطعام والأکل بالیمین (۲)، حدیث(۵۳۷۶)

32 بائبل، استثناء ۵: ۱۲

33 بائبل، استثناء ۵: ۱۳

34 بائبل، استثناء ۵: ۱۴

35 بائبل، استثناء ۵: ۱۵

36 صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ(۸)، باب: ھدایۃ ھذہ الأمۃ لیوم الجمعۃ(۷)، حدیث(۲۰۱۹)

37 بائبل استثناء ۵: ۱۶

38 ترجمہ قرآن، سورۃ بنی اسرائیل(۱۷):۲۳-۲۴، صفحہ ۵۳۹

39 صحیح بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین(۸۸)، باب إِثْمِ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ (۱)، حدیث(۶۹۲۰)

40 صحیح مسلم، کتاب الایمان(۲)، باب: بیان کون الایمان باللّٰہِ تعالیٰ أفضل الأعمال(۳۸)، حدیث(۲۶۲)

41 بائبل، استثناء ۵: ۱۷

42 ترجمہ قرآن، سورۃ المائدہ ۳۲:۵، صفحہ ۲۱۳

43 سورۃ الاسراء ۳۳:۱۷

44 معارف القرآن ۵: ۴۷۶

45 صحیح بخاری، محمد بن اسماعیل، کتاب الدیات(۸۷)باب: قول اللّٰہ: أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالأَنْفَ بِالأَنْفِ وَالأُذُنَ بِالأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ(۶) حدیث(۶۸۷۸) ،دارالمعرفہ بیروت لبنان، ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء

46 بائبل، استثناء ۵: ۱۸

47 ترجمہ قرآن، سورۃ بنی اسرائیل(۱۷):۳۲، صفحہ ۵۴۱

48 بائبل، استثناء ۵: ۱۹

49 ترجمہ قرآن، سورۃ المائدہ ۳۸:۵، صفحہ ۲۱۵۔

50 بائبل، استثناء ۵: ۲۰

51 ایضاً ۵: ۲۱

52 صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب(۴۶) باب: الوصیۃ بالجار والاحسان الیہ(۴۲) حدیث(۶۸۵۲)

53 صحیح مسلم، کتاب الایمان(۲) باب: بیان تحریم ایذاء الجار(۲۰) حدیث(۱۸۱)